38101- ممالک میں چاند کے مطلع میں اختلاف اور وہاں جانے والوں پر اس کا اثر

سوال

ایک مسلمان شخص نے رمضان کے روزے رکھنے اور نماز عید ادا کرنے کے بعد مشرقی جانب اپنے ملک گیا تو وہاں ابھی تک رمضان کے روزے رکھے جا رہے تھے، تو کیا اسے بھی ان کے ساتھ روزے رکھنا ہونگے یا نہیں کیونکہ اس نے تو یہاں آنے سے قبل ہی روزے مکمل کر لیے تھے ؟

پسندیدہ جواب

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

اگر کسی شخص نے ایک ملک میں انتیس روزے رکھنے کے بعد نماز عید ادا کرنے کے بعد وہ دوسرے ملک گیا تو وہاں لوگ روزے سے تھے تو کیا وہ بھی روزہ رکھے یا اسے نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اپنی عید پر ہی رہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

آپ پر امساک لازم نہیں کیونکہ آپ نے شرعی طریقے سے روزہ چھوڑا ہے، لھذا یہ دن آپ کے حق میں مباح ہے جس میں آپ پر لازم نہیں کہ آپ کھانے پینے سے رکے رہیں۔

اگر ایک ملک میں سورج غروب ہونے کے بعد آپ دوسرے ملک سفر کر جائیں تو وہاں سورج موجود ہو تو آپ پر لازم نہیں کہ آپ بھی کھانا پینا ترک کریں۔

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ :

اگر ہم سعودی عرب میں روزہ رکھیں اور ایشا کے مشرقی ملک میں جائیں جہاں پر ھجری مہینہ ایک دن دیر سے شروع ہوتا ہے تو کیا ہم اکتیس روزے رکھیں، اگرچہ انہوں نے انتیس روزے رکھے ہوں تو کیا وہ افطار کریں گے کہ نہیں ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جب کوئی شخص کسی ملک سے ابتدائی ایام کے روزے رکھ کے کسی ایسے ملک میں جائے جہاں پر عید الفطر میں تاخیر ہو تو اسے بھی روزہ رکھنے چاہیے اور ان کے ساتھ ہی افطار کرنا چاہیے۔

اس کی مثال اسی طرح ہے کہ اگر وہ کسی ایسے ملک جائے جہاں پر سورج دیر سے غروب ہوتا ہو تو وہ اس وقت تک روزہ افطار نہیں کر سکتا جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے اگرچہ روزہ بیس گھنٹے کا ہی ہو جائے، لیکن اگر وہ سفر کی وجہ سے روزہ افطار کر لے تو اس کے لیے جائز ہے۔

اور اسی طرح اس کے برعکس اگر وہ کسی ایسے ملک کی طرف سفر کرے جہاں پیس یوم پورے ہونے سے قبل ہی عید الفطر کر چکے ہوں تو وہ بھی ان کے ساتھ ہی عید الفطر کرے گا، لیکن یہ ہے کہ اگر مہینہ پورا یعنی تیس یوم کا ہو تو اسے ایک یوم کی قضاء کرنا ہوگی۔

لیکن اگر انتیس یوم کا ہو تو اس پر کوئی قضاء نہیں قضاء صرف اس صورت میں ہے کہ اگر مہینہ ناقص یعنی انتیس یوم کا ہو، اور اگر مہینہ میں ایک یوم کا اضافہ ہو رہا ہو تو وہ اس کا متحمل ہو گا۔ واللہ اعلم۔ انتہی۔

مجموع الفتاوی (19)۔

واللہ اعلم.